© rasailojaraid.com

بہار اسلام

تحریر: جناب غلام سرور قریشی، عباس پورہ جہلم

موسم تو سارے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک جیسے ہیں لیکن اس نے اپنے فضل سے موسم بہار کو خاص برکات سے نوازا ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ سارے عالم نباتات پر حیات نو کا سماں چھا جاتا ہے۔ پیڑ، پودے سبزے کا لباس زیب تن کرتے، کونپلیں نکالتے، ان پر کلیاں چٹکتیں اور پھول کھلتے ہیں جن پر بلابل وعنادل اللہ کی حمد وثناء کے دل آویز ترانے گاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی سال کا ماہ بہار، ماہ رمضان المبارک مقرر فرمایا۔ عالم اسلام پر اس ماہ مبارک کی آمد سے پہلے ہی اس کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ بہت سے مسلمان جن پر غفلت طاری تھی، انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھتے ہیں۔ تلافی مافات کا عہد کرتے او ہلال رمضان کے طلوع ہوتے ہی مساجد کا رخ کرتے۔ مسجدیں نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ تراویح کا اہتمام ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید شروع ہو جاتی ہے، چاروں طرف ایک روحانی انقلاب برپا نظر آتا ہے۔ بندگان رمیدہ پھر سے دربار اقدس میں حاضر ہو جاتے ہیں اور خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کو یہ شرف بخشا ہے کہ اس میں کئے جانے والے ہر عمل کا ثواب بعض احادیث کے مطابق ستر گنا زیادہ کر دیا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں حکم ہوا کہ اس ماہ صیام میں ایک روپیہ اس کی راہ میں خرچ کرو تو ستر روپے خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ گویا رحمت کی برکھا خوب زور سے ہوتی ہے۔ سعادت مند بندگان اس سے خوب خوب سیراب ہوتے اور اپنے جسم و جان کی آلودگی دھو لیتے ہیں اور اپنے رب تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں۔

صوم کی حکمت جو خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے، تقویٰ ہے۔ تقویٰ کیا ہے؟ اسلام ہی تقویٰ اور تزکیہ کا وہ نصاب ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں ہر کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ دیگر مذاہب میں بھی برت (روزہ) رکھا جاتا ہے مگر ہمارے صوم اور ان کی برت میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ کہ ہمارا صوم نفس کشی نہیں کرتا بلکہ نفس کی تربیت وتہذیب کرتا ہے۔ ہمارا صوم سحری کھانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب یعنی لیل پر افطار ہوتا ہے۔ بلاشبہ ان بارہ یا چودہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گھنٹوں میں بھوک پیاس ستاتی ہے اور خصوصاً موسم گرما میں صوم کی آزمائش بڑی سنگین ہوتی ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود صائم ہشاش بشاش رہتا ہے۔ جو لوگ صائم ہیں، ان سے پوچھئے وہ ان لذات سے آشنا ہیں کہ ہر افطار ان کیلئے عید جتنی خوشیاں لے کر آتا ہے۔ عید تو تیس دن بعد آتی ہے لیکن صائمین کو ہر افطار پر خدا کی جناب سے ایسی روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ ماہ صیام کو میں نے بہار کہا ہے۔ غربائے اسلام کے دسترخوان بھی بوقت افطار بھرے ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کیلئے الگ رزق آسمانوں سے اتارا ہے اور ہر صائم کو اس کا حصۂ خاص پہنچ رہا ہے۔ ہر صائم یہ چاہتا ہے کہ وہ دوسرے صائم کا افطار کرائے۔ مساجد میں ماکولات و مشروبات کے انبار لگ جاتے ہیں اور سب کی دسترس میں ہوتے ہیں۔ نزلاً من غفور رّحیم کا قرآنی مضمون حقیقت بن کر سامنے آجاتا ہے۔

ماہ رمضان کی برکات کا احساس اتنا توانا ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنی جھولی بھر لینا چاہتا ہے۔ افطار کیا، مغرب پڑھی، گھر گئے، کھانا کھایا اور پھر مساجد میں آگئے۔ عشاء و تراویح سے فارغ ہوئے۔ سوئے اور سحری کو پھر تیار۔ فجر پڑھی اور تلاوت قرآن شروع کر دی۔ زبان، آنکھ کان پر فرمان خداوندی کے پہرے، زبان پر ذکر، دل میں روزے کا دھیان، صائم نگاہ کا بھی صائم ہے۔ اس کی زبان نے روزہ رکھ لیا۔ جھوٹ، چغلی، غیبت سے پرہیز۔ اس تیس روزہ تجدیدی کورس کے ذریعے کئی خامیاں دور ہو گئیں۔ کئی بھولے سبق یاد آگئے۔ رحمت خداوندی پر قربان جایئے، اسے صائم کی ہر ادا اتنی پسند ہوتی کہ اس کے گناہوں کے دفتر صاف کرائے، اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا۔ اسے دوزخ سے آزاد کرایا، اسے اپنے روزہ داروں سے یہ محبت ہوئی کہ لیلۃ القدر کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمایا اور اپنے سوالیوں کی جھولیاں جگا جگا کر بھرنے لگا۔ یہ رمضان شریف کا شرف خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو بلا رہا ہے۔ آؤ رزق مانگو، آؤ اولاد مانگو، آؤ مغفرت طلب کرو۔ میں تمہیں نہال کر دوں گا۔ میں تمہاری آرزوئیں پوری کروں گا۔ وہ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر میں اپنے دست کرم سے دوں گا۔ جب داتا، دینے پر تیار ہے وہ منادی کر رہا ہے، وہ اپنے خزانے لٹا رہا ہے تو دیر کیا ہے؟ آؤ، عہد نو باندھو، توبہ کرو، کمر کس لو، ماہ مبارک اپنی برکتوں کے ساتھ اللہ کا مہمان بن کر ہمارے پاس آرہا ہے۔

شعبان المعظم اس کے استقبال کی تیاری کا مہینہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ شعبان میں ہی اس کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے گویا رمضان ہی ہو۔ میدان عمل میں کود پڑیں۔ قلب صاف کر لیں، جسم صاف کر لیں اور لباس پاک کر لیں۔ رمضان المبارک کا شایان شان استقبال کرنے کیلئے ہمہ جہتی تیاری کر لیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابھی سے مساجد میں آ جائیں۔ جب آپ منتظر رمضان ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر خوش ہوں گے کہ اس کے مہمان کو صحیح طور پر اس کا مقام دینے کیلئے آپ چشم براہ ہیں۔ جس مہمان کی آمد پر آپ پیشگی تیاری کرتے ہیں، گھر بار صاف کرتے ہیں، ہر چیز سلیقے طریقے سے سجاتے ہیں وہ آپ پر خوش ہوتا ہے۔

رمضان آپ کے ہاں اللہ جل وعلا کا مہمان بن کر آ رہا ہے۔ اپنی خوبی قسمت پر فخر کیجئے کہ اللہ کا مہمان آپ کے گھر آ رہا ہے۔ اس کے احترام واکرام کیلئے ٹھیک ٹھیک انتظام کریں اور اس انتظام کی ابتدا یہ ہے کہ مساجد میں پہنچ جائیں۔ آپ اللہ کے مہمان کا انتظار کریں گے، اس کیلئے چشم براہ ہوں گے تو اس کے عشرہ اول کی اولین رحمتیں آپ پر بارش بن کر برسیں گی۔ جو آپ کے گھر بار، آپ کے کاروبار اور اموال و اولاد کو سیراب کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی بخشش کی ضمانت بن جائیں گی۔ رب تعالیٰ لیلۃ القدر آپ کی جھولیاں بھر دے گا۔ اپنے دامن ابھی سے اس کے حضور میں پھیلا دیں۔ قرآن پڑھنے اور سننے کی تیاری کر لیں۔ قرآن مجید اور رمضان شریف کا ایک خاص تعلق ہے۔ یہ رمضان میں لوح محفوظ سے اترا گویا یہ رمضان کا تحفہ ہے۔ قیام اللیل کیجئے۔ طاق راتوں میں شب بیداری کریں۔ آپ ارادہ تو کریں اللہ برکت دے گا۔ تراویح میں قرآن سنیں، دن کو خود تلاوت کریں فضائیں صدائے قرآن سے معمور کر دیں۔ مسجدیں سجدوں سے آباد کریں، گھر نوافل سے منور کریں۔ حضور اقدسؐ پر درود وسلام کثرت سے پڑھیں۔ اگر آپ یہ سب کچھ کر لیں گے تو آپ وہ باوقار بندے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے انعام واکرام سے نوازیں گے۔ پھر یہ بھی غور کر لیں کہ دینے والا کون ہے؟ خود اللہ تعالیٰ! وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کی بڑائی کا تصور بھی محال ہے۔ بھلا سوچیں تو سہی جب وہ انعام دے گا تو ہمیں اور ہماری اوقات کو دیکھے گا یا اپنی شانِ سخا وعطا کو دیکھے گا؟ بادشاہ اپنے سوالیوں کو اپنی بادشاہی اور کبریائی کو دیکھ کر نہال کرے گا۔ وہ ہمیں اتنا دے گا، جتنا ہم مانگ بھی نہ سکیں گے۔ وہ آپ کو بلاواسطہ دے رہا ہے۔ وہ ایک تو براہ راست اپنے ہاتھ سے اپنے خزائن سے دے رہا ہے، خود بلا کر دے رہا ہے۔ آیئے بخشش، رحمت و جنت لیجئے۔ وہ اپنے خزائن لٹا رہا ہے۔ سر جھکایئے، نمازیں پڑھئے، تراویح پڑھیں، قرآن سنیں اور پڑھیں، سحری کو اٹھیں اور کھانا کھانے سے پہلے استغفار کریں اور مستغفرین بالاسحار میں شامل ہو جائیں۔ ان مستغفرین کی قرآن میں بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ جلدی کرو، تیاری کرو۔ **فاسعوا إلی ذکر اللہ فاستبقوا الخیرات**

اللہ تعالیٰ کے پاس کیا کچھ ہے۔ کتنا کچھ ہے، اس کا اندازہ ہم تم نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی کروڑہا مخلوق پر دن رات انعام کرتا ہے، مگر اس کے بحور رحمت میں اتنی کمی بھی نہیں ہوتی جتنی سمندر میں کہ جس میں سوئی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نوک ڈبو کر نکال لیں۔ پھر کدھر چلے جاتے ہو، کیوں چلے جاتے ہو، قرآن تم سے سوال کرتا ہے: ﴿فانی تؤفکون﴾ اس کے دربار عالیہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ۔ روزہ رکھو، اس کی رحمت گھٹا بن کر برس رہی ہے۔ اب ہماری تمہاری ہمت ہے کہ ہم اپنی کشت حیات کو کس قدر سیراب کرتے ہیں۔

رمضان شریف ایام معدودہ ہے، گنتی کے تیس دن، حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''صیام بندے اور رب کے درمیان راز ہے۔'' محترم قارئین! دیکھو تو سہی، روزہ رکھو اور اللہ کے راز دار بن جاؤ۔ ادیان باطلہ کے پیروکار کیا کیا جتن کر رہے ہیں۔ کیسی کیسی تپسیا اور چلہ کشی میں جسم و جاں گنوا رہے ہیں۔ مگر بارگاہ قدس میں باریابی نہیں ہو رہی۔ گوتم بدھ نے اپنا خوبصورت جسم اسی دھندے میں برباد کیا۔ مگر کچھ نہ پایا، تمہارے نبی کا صراط مستقیم تمہیں روزے کے بدلے اللہ کا راز دار بنا رہا ہے۔ جسے بادشاہ اپنا راز دار بنا لے وہ کون ہوتا ہے؟ اس کا معتمد! صائم پر اللہ اعتماد کرتا ہے۔ یہ ہے روزہ دار کا مقام، کیا کوئی بھی ذی عقل بندہ تیس دن کے روزے نہ رکھ کر اتنا بڑا اعزاز و اکرام پانے میں کوتاہی کر سکتا ہے؟ نہیں، ہر گز نہیں، زندگی کا کیا بھروسہ، اللہ تعالیٰ ہمیں سینکڑوں رمضان عطا کرے، پر اس رمضان کے روزے اور ان کے آداب پورے کر کے دوزخ سے چھٹکارے کا سرٹیفکیٹ اللہ سے حاصل کر لیں۔

الحمدللہ! جس نے ہماری بخشش کیلئے ہمیں یہ مہینہ عطا کیا۔ اس سے سستا سودا اور کیا ہوگا۔ کیا اب بھی کوئی ایسا گیا گزرا انسان ہوگا جو بخشش کی اس یقینی ضمانت سے بھرپور فائدہ نہ اٹھائے گا۔ روزہ، روزے کے آداب کے مطابق رکھیں۔ دل، دماغ، زبان، کان اور نظر کو بھی روزہ دار بنائیں تو دوزخ سے رہائی ملی اور جنت واجب ہو گئی۔ اس پر حضور اقدسؐ کی شہادت، بشارت اور اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے۔ دوستو! توبہ کرو، جب ایک پر دوزخ سے نجات پانے والوں میں آپ کا نام درج ہو گیا تو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے تبدیل نہیں فرمایا کرتے۔ اس میں پوشیدہ نکتہ یہ ہے کہ آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کی خود حفاظت فرمائیں گے اور آپ کوئی ایسا فعل نہ کریں گے جس کی سزا دوزخ ہو۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف بھی بابرکت ہے۔ یہ سنت سے ثابت ہے۔ تعلق باللہ قائم کرنے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے، یہ کوئی چلہ نہیں، انسان سال بھر کے دوران اپنی گوناگوں مصروفیات اور غیر مختتم ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں دنیا میں بہت مشغول ہو جاتا ہے۔ وہ دن میں پانچ مرتبہ اپنی ساری مشغولیت و مصروفیت منقطع کر کے مسجد میں آ کر نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے۔ یہ رویہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے کہ اس کے بندے کارجہاں میں اپنی ساری کاروائی معطل کر کے اس کے دربار میں حاضر ہو کر سربسجود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے ہیں۔لیکن پھر بھی انسان سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔اس لئے نبی اکرم ﷺ نے امت کیلئے مسجد مین اعتکاف تجویز فرمایا کہ مسلمان دس دن تمام علائق دنیوی منقطع کر کے مساجد میں بیٹھ جائیں۔دنیا سے یہ عارضی دوری انہیں اتنا وقت دے گی کہ وہ اپنے خالق و مالک کے گھر میں اس سے لو لگا کر بیٹھ جائیں، اسے یاد کریں۔تسبیح وتہلیل کریں، اس کی یاد میں پوری یکسوئی سے بیٹھ جائیں، اس کی عبادت کے دوران دنیا کے فرخشوں کی یاد سے آزاد ہوں، مساجد، اللہ کا گھر ہیں اور معتکف اللہ کے مہمان ہیں۔دس دن وہ اللہ کی مہمانی کی لطافتوں اور لذتوں سے فائدہ اٹھائیں تو ان کی روح تازہ ہو جائے گی اور ہلال شوال کی رویت کے ساتھ جب وہ گھروں کو آئیں گے تو ان کا تعلق باللہ بہت مضبوط ہو چکا ہوگا۔اعتکاف روحانی تزکیہ کا ایک مؤثر نسخہ ہے۔اللہ توفیق دے تو اسے بھی آزمائیں اور دیکھیں کہ وہ رحمٰن ورحیم اپنے مہمانوں کو کس طرح نہال کرتا ہے۔اعتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے۔مسجد سے باہر شہر اعتکاف نہیں بسایا جا سکتا اور نہ معتکف کی اپنے گھر کی طرح مراجعت کو جلوس بنانا چاہئے۔سنت کو سنت اس اصلی شکل میں ہی عنداللہ شرف قبولیت حاصل ہوتا ہے۔جو حضورؐ نے مقرر فرمائی ہے، جہاں سنت میں ہماری رائے، ہماری پسند یا رواج شامل ہوگا، وہیں اس کا ثواب جاتا رہے گا۔

جامعہ علوم اُثریہ جہلم میں تقریب تکمیل حفظ القرآن الکریم

مورخہ 21 ستمبر 2003ء بروز اتوار ساڑھے دس بجے عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں تلاوت اور نظم کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم جمیل صاحب شیخ الحدیث جامعہ اثریہ جہلم نے شان قرآن کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔آخر میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب کے صدارتی اور دعائیہ کلمات سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔اس پروگرام میں مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب، احباب جماعت جہلم اور حفاظ طلبہ کے لواحقین نے شرکت کی۔

دعائے صحت

حضرت مولانا عبدالمنان نوری پوری صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ چند دنوں سے علیل ہیں۔ان کیلئے شفاء کاملہ وعاجلہ کی دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ شیخ موصوف کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

© rasailojaraid.com